"تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی
خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ
قائم رکھیگا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ میں تجھے
اٹھاؤنگا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں
اٹھے گا اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے
ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں
ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا
تجھے بکلی کامیاب کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ میں تیرے خالص
اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس و اموال میں برکت
دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر
تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا
انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کریگا اور وہ علی حسب الاخلاص
اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

الہام مسیح موعود مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

صفحہ ۴ کالم ۲

یہ رسالہ جس کا نام ہے

پسرِ موعود

اور دوسرا نام ہے

مصلح موعود

اللہ بخش پریس قادیان میں چھپا

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا | جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا | دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الّذی اخزی الاعادی
درثمین صفحہ ۲۴

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب خلیفہ ثانی ہی پسر موعود و مصلح موعود ہیں۔ خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعیین کردی ہے۔ اور تمام علامات و نشانات جو پسر موعود کے بارے میں ہیں وہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کو ہی پسر موعود ٹھہراتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اوّل کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ ثبوت کے لئے اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھیں۔

جن اشتہارات و کتب میں پسر موعود کا ذکر ہے انمیں سے چھ قسم کا ذکر اس رسالہ میں ہے۔ اوّل پسر موعود کی پیشگوئی۔ دوم پسر موعود کی علامات کا ذکر۔ سوم پسر موعود کے مرتبہ کا ذکر۔ چہارم پسر موعود کی میعاد۔ پنجم پسر موعود کے نام۔ ششم پسر موعود کی تعیین۔

اس رسالہ میں پورا اشتہار یا پوری کتاب نقل نہیں کی جائے گی بلکہ جو

ھدیہ
[illegible]/5/201

✤ جن اشتہارات میں پسر موعود کا ذکر آتا ہے ان میں سے ہر ایک اشتہار کی پوری اور سالم [illegible]

حصہ پسر موعود کے متعلق مذکورہ بالا چھ باتوں کے بارہمیں ہوگا وہی لیا جائیگا
و باللہ التوفیق۔

سب سے پہلے زبانی طور پر ۱۸۸۴ء کے شروع میں حضرت اقدس نے پسر موعود کی پیشگوئی کو شائع فرمایا۔ جیسا کہ اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء کے صفحہ اول کالم ۲ سطر ۲۰ سے ظاہر ہے۔ فرماتے ہیں۔" یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں و بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف اور نیز شرمپت ساکنانِ قصبۂ قادیاں ہیں۔"

پھر اسکے بعد اس بارہ میں ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والا اشتہار شائع فرمایا۔ پسر موعود کے متعلق یہ سب سے پہلی تحریر ہے۔ یہ اشتہار اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بطور ضمیمہ چھپا تھا۔ ذیل میں اس اشتہار کے اس حصہ کی نقل جو پسر موعود کے بارے میں ہے کی جاتی ہے۔ اور اس حصہ میں سے بھی وہ حصہ جو بشیر اوّل* کے متعلق ہے چھوڑ دیا گیا ہے اسکی جگہ نقاط ڈالدئے گئے ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت** کہ جس لفظ سے جس لفظ تک عبارت چھوڑی گئی

* ایک لڑکا ۷ر اگست ۱۸۸۷ء کو بروز یکشنبہ پیدا ہوا تھا اور ۴ر نومبر ۱۸۸۸ء کو یکشنبہ ہی کے دن فوت ہوگیا تھا اسکا نام بشیر احمد تھا اُسی کو بشیر اول کہتے ہیں دیکھو اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء جو سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہے اُسکا پہلا صفحہ پہلی دو سطریں۔ منظور محمد

** حضرت اقدس سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ حاشیہ سطر ۸ میں فرماتے ہیں۔" اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب

ہے وہ بشیر اول کے متعلق تھی حاشیہ صفحہ ہذا میں دیا گیا ہے۔ باقی حصہ صفحہ ۳ کے کالم اول سطر ۶ سے لیکر کالم ۲ سطر ۲۲ تک یہ ہے۔

"بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّوجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزّ اسمہ) مجھکو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو

ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے" پھر اُسی سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ حاشیہ سطر ۲ میں ۲۰ فروری والے اشتہار کا حوالہ دیکر فرماتے ہیں۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور **مصلح موعود** کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کیساتھ فضل ہے کہ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئے گا"

جس لفظ **تک** عبارت چھوڑی گئی ہے اسکا ثبوت دیا گیا اور جس لفظ سے عبارت چھوڑی گئی ہے اُس کا ثبوت یہ ہے۔

سبز اشتہار صفحہ ۲۰ حاشیہ سطر ۱۳ فرماتے ہیں۔ "۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے یہ مہمان درحقیقت اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اسکی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے۔ جو چند روز رہکر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جاوے اور جو قائم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اسکا نام مہمان نہیں ہو سکتا اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رجس سے (یعنی گناہ سے) بکلی پاک ہے یہ بھی اسکی صغرسنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے . . . . . . یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں"

جس قدر عبارتیں چھوڑی گئی ہیں یعنی وہ حصہ جو بشیر اول کے حق میں ہے اسکی

تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمدؐ مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ ... ... اُس کے ساتھ فضل ✝ ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا

پسر موعود کی پیشگوئی

نقل یہ ہے۔ "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اُس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" منظور محمدؐ

✝ اُس کی ضمیر بشیر اول کی طرف ہی دیکھو سبز اشتہار صفحہ ۲۱ - اور اگر اُس کی ضمیر خود پسر موعود کیطرف لی جائے تب بھی عبارت مسلسل ہے۔ منظور محمدؐ

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے
مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف
کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے
اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم
اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار
کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے
مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر
مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت
مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور
جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں
اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد
بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے
کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب
اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً"
اس کے بعد ۲۲ مارچ ۱۸۸٦ء والا اشتہار ہے۔ اس کے صفحہ ۲
کالم اول سطر ٦ سے کالم ۲ سطر ۷ تک یہ عبارت ہے۔ "یہ صرف
پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جسکو خدائے
کریم جلّشانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفٰے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا
ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا
درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردہ کے زندہ

کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے اور ایسا مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح ؑ اور بعض دیگر انبیا علیہم السّلام کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح و قدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مُردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا تھا جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اُسکو آرام ملتا تھا اور نہ اُس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔ سو اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تو درحقیقت اسکا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اور بفرضِ محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی بھی رہتی تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احدٌ من النّاس ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مگر اسجگہ بفضلہ تعالےٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر اُن روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے“

نمبر ۳

نمبر ۴

پھر اسی اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء کے صفحہ اول کالم اول سطر

۱۴ میں پسر موعود کے لئے نو برس کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹۔ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا"

پھر اسکے بعد ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء والا اشتہار ہے۔ اُس میں صفحہ اول سطر اول سے سطر ۷ تک یہ عبارت ہے۔ "واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد٭ جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اسکے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اسکی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسی عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہوکر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔"

اس کے بعد اشتہار محک اخیار و اشرار ہے۔ اس میں اگرچہ تاریخ طبع نہیں لیکن اسکے اندر جو تاریخیں لکھی ہوئی ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اشتہار ۱۳ر جون ۱۸۸۶ء کے بعد اور بشیر اول کے پیدا ہونے سے پہلے جو لڑکی پیدا ہوئی تھی اسکی پیدائش سے

٭ نو برس کی میعاد ۲۲ر مارچ ۱۸۹۵ء کو ختم ہوتی ہے۔ منظور محمد

میعاد ۹ برس مقرر کی

چند روز بعد کا ہے اس کے صفحہ ۲ کالم اول سطر ۲۱ سے کالم ۲ سطر ۲ تک کی عبارت یہ ہے۔ "اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد فرزند موصوف کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے۔"

میعاد ۹ برس مقرر کی

پھر اسی اشتہار کے صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۱۵ میں لکھا ہے۔ "اب تولد فرزند موصوف کی بشارت غیب محض ہے نہ کوئی حمل موجود ہے تا ارسطو کے ورکس یا جالینوس کے قواعد حمل دانی بالمعارضہ پیش ہو سکیں اور نہ اب کوئی بچہ چھپا ہوا ہے تا وہ مدت کے بعد نکالا جائے بلکہ نو برس کے عرصہ تک تو خود اپنے زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں"

پسر موعود کا نام

اس کے بعد ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء والا اشتہار ہے۔ اس کے تتمہ کے صفحہ ۲ سطر ۳ میں یہ عبارت ہے۔ "ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جسکا نام **محمود احمد** ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔" آگے چل کر عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ اشتہار دس جولائی کی یہ عبارت پسر موعود کے لئے ہے۔

اس کے بعد اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ یاد رہے کہ یہ اشتہار **سبز اشتہار** کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہ سبز کاغذ پر چھپا ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۷ حاشیہ سطر ۶ میں فرماتے ہیں۔ "اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے دیکھو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی* کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا۔ اور **دوسرا لڑکا**

* پہلی پیشگوئی سے مطلب اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی ہے اس پیشگوئی

جن کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ **دوسرا بشیر** دیا جائیگا جس کا دوسرا نام **محمود** ہے۔ وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق **اپنی میعاد کے اندر** ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں نادان اُس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اُسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اسکی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجامکار اس کی آنکھوں سے چھپا ہُوا ہے“۔

یہاں سے معلوم ہُوا کہ دوسرا بشیر جس کا دوسرا نام محمود ہے یہ وہی لڑکا ہے جس نے نو برس کی میعاد میں پیدا ہونا ہے اور جس نے نو برس کی میعاد میں پیدا ہونا ہے وہ پسر موعود ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ یہ دوسرا بشیر جس کا دوسرا نام محمود ہے پسر موعود ہے اب اے ناظرین آئندہ جہاں کہیں حضرت اقدس کی تحریر میں یہ لکھا ہوا ملے کہ دوسرا بشیر پیدا ہو گیا یا یہ لکھا ہُوا ملے کہ محمود پیدا ہو گیا تو اس سے یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ پسر موعود پیدا ہو گیا۔ اس بات کو خوب یاد رکھیں آگے چلکر کام آئے گی۔

کی عبارت صفحہ ۴ کالم اول سطر ۲ میں یہ ہے ”تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دونگا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے“ اور ایک لڑکا جو پیدا ہو کر فوت ہو گیا وہ بشیر اول تھا۔ منظور محمد

☩ یہاں سے معلوم ہُوا کہ یہ دوسرا لڑکا جسکو **دوسرا بشیر** کہا گیا اور جس کا دوسرا نام **محمود** بتلایا گیا پسر موعود ہی ہے کیونکہ پسر موعود ہی کے لئے نو برس کی میعاد مقرر کی گئی ہے۔ اور اسی عبارت میں جو یہ لکھا ہے کہ دوسرا لڑکا یہ دس جولائی والے اشتہار کی طرف حوالہ دیا ہے جہاں لکھا ہے ایک اور لڑکا اور چونکہ دوسرا لڑکا

پھر اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ حاشیہ سطر ۴ میں لکھا ہے "دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اُس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک **دوسرا بشیر** تمہیں دیا جائیگا جس کا نام **محمود** بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللّٰہ ما یشاء اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ **۲۰ فروری ۱۸۸۶ء** کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت **دوسرے بشیر** کی نسبت ہے۔"

اب یہاں سے پھر دوبارہ معلوم ہوا کہ **دوسرا بشیر** جس کا نام **محمود** بھی ہے **پسر موعود** ہے کیونکہ اس تحریر میں بیس فروری والے اشتہار کا حوالہ دیا گیا ہے اور بیس فروری والا اشتہار پسر موعود کے بارے میں ہے۔ لہذا اب آئندہ جہاں کہیں یہ لکھا ہوا ملے کہ محمود پیدا ہو گیا تو اُس سے یہی سمجھنا چاہیئے کہ پسر موعود پیدا ہو گیا۔ اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ آگے چل کر آپ کئی جگہ دیکھیں گے کہ حضرت اقدس

نوٹ: پسر موعود ہے لہذا ثابت ہوا کہ دس جولائی والا اشتہار بھی پسر موعود کے لئے ہے۔ اور آگے چل کر اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۸۹ء سے بھی یہی ثابت ہو جائیگا۔ منظور محمد

نے صاف صاف لکھدیا ہے کہ محمود پیدا ہو گیا۔

پھر اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ حاشیہ سطر ۴ میں ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اسکا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ضرور تھا کہ اُسکا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا"

مصلح موعود

چند اور نام

پسر موعود کی ایک اور علامت

۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی جس کی کچھ عبارت یہاں حضرت اقدس نے نقل فرمائی ہے چونکہ پسر موعود کے بارے میں ہے لہذا مصلح موعود کا لفظ جو اس عبارت میں آیا ہے اس سے مراد پسر موعود ہی ہے (آیندہ یاد رہے کہ پسر موعود کا دوسرا لقب مصلح موعود بھی ہے) پس اب سہ بارہ یہاں سبز اشتہار کے اس تیسرے حوالہ سے معلوم ہو گیا کہ محمود پسر موعود ہی کا نام ہے لہذا آئندہ جہاں کہیں یہ لکھا ہوا پایا جائے کہ محمود پیدا ہو گیا تو اس سے یہی سمجھنا چاہیئے کہ پسر موعود پیدا ہو گیا۔

ناظرین! ایک بات اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔وہ یہ کہ اوپر جو تین حوالے سبز اشتہار کے دئے گئے ہیں ایک صفحہ ۷ کا ایک صفحہ ۱۷ کا۔ ایک صفحہ ۲۱ کا۔ تو ان تینوں حوالوں میں پسر موعود ہی کا ذکر ہے لہذا آئندہ جہاں کہیں سبز اشتہار کا حوالہ دیا جائے اور یہ لکھا ہُوا پایا جائے کہ یہ لڑکا سبز اشتہار کے مطابق اور سبز اشتہار کی پیشگوئی اور وعدہ کے موافق پیدا ہُوا تو اس لڑکے سے مراد پسر موعود ہی سمجھنا چاہیئے۔

ان دو* باتوں کو سمجھا کر کہ محمود کے پیدا ہونے سے کیا مراد ہے اور سبز اشتہار کے مطابق لڑکا پیدا ہونے سے کیا مراد ہے اب میں تعیین کا ذکر کرتا ہوں۔ ذیل میں تین قسم کی تعیین کا ذکر کیا جائیگا اوؔل حضرت اقدس کی تعیین۔ دوؔم علامات کے ذریعہ سے تعیین۔ سوؔم حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی تعیین۔

حضرت اقدس کی تعیین

سبز اشتہار کے بعد ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء والا اشتہار ہے۔ اس کے صفحہ ۳ کے حاشیہ میں سے سطر اول سے سطر ۷ تک کی نقل یہ ہے۔ (اس میں تعیین نہیں بلکہ تعیین اس سے آگے ہے)

"خدائے عز و جل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا

* ناظرین ان دو باتوں کو خوب یاد رکھیں ابھی عنقریب ان سے کام پڑیگا۔ منظور محمد

جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹۔ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاول کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔"

یہاں حضرت اقدس نے یہ نہیں فرمایا کہ محمود پیدا ہو گیا یا سبز اشتہار والا لڑکا پیدا ہو گیا بلکہ یہ فرمایا ہے کہ ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اسکا نام ہم نے بطور تفاول محمود اور بشیر رکھا ہے کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دیجائے گی۔

اب کتاب سراج منیر مطبوعہ مئی ۱۸۹۷ء کی عبارت پر نظر ڈالو۔ اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء سے آٹھ سال بعد صفحہ ۳۱ میں بعد انکشاف کامل اطلاع دیتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" حاشیہ سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا تریاق

ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔"

ناظرین! یہ ہے اطلاع اور یہ ہے **تعیین**۔

سراج منیر کی عبارت کا اور ۱۲ر جنوری والے اشتہار کی عبارت کا مقابلہ کرو ۱۲ر جنوری والے اشتہار میں تو فرماتے ہیں کہ سبز اشتہار میں ایک لڑکے کا وعدہ تھا سو **ایک لڑکا** پیدا تو ہو گیا ہے مگر معلوم نہیں کہ یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن یہاں سراج منیر میں فرماتے ہیں کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کا وعدہ تھا اور جس کا نام محمود بتایا گیا تھا **وہ لڑکا** پیدا ہوا۔ دیکھو دونوں عبارتوں میں کس قدر بیّن فرق ہے۔ ۱۲ر جنوری والے اشتہار میں تو علم نہیں پایا جاتا۔ لیکن یہاں سراج منیر میں کامل علم پایا جاتا ہے وہاں فرمایا **ایک لڑکا** یہاں فرمایا **وہ لڑکا**۔ لہذا معلوم ہوا کہ بعد کامل انکشاف کے سراج منیر میں یہ عبارت لکھی گئی۔

اور یہ تو ناظرین کو خوب معلوم ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کا وعدہ تھا اور جس **محمود** کا ذکر تھا وہ پسر موعود ہی ہے پس یہاں سراج منیر میں اس طرح پر فرمایا ہے کہ **محمود پیدا ہو گیا**۔ یہ مطلب ہے کہ **پسر موعود پیدا ہو گیا** اور ساتھ ہی یہ جملہ جو فرمایا کہ **پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا** تو اس سے بھی یہی غرض ہے کہ یہ بتلایا جائے کہ یہ وہی لڑکا ہے جو مصلح موعود ہے کیونکہ پسر موعود اور مصلح موعود **ہی کے لئے** میعاد مقرر کی گئی تھی۔

اور یہ فرمانے سے کہ **اب وہ نویں سال میں ہے تعیین** فرما دی۔ اور اس عبارت کی پہلی سطر میں نام بھی لے دیا جیسا کہ

فرمایا کہ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی"
غرض جیساکہ ۱۲ر جنوری کے اشتہار میں وعدہ تھاکہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی آٹھ سال بعد سراج منیر میں اطلاع دیدی۔

پھر تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ میں دوبارہ فرماتے ہیں "سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا چنانچہ ابتک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ کے اشتہار پڑے ہوئے ہونگے اور ایسا ہی دہم جلائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہونگے پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔ اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲- جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اُس کے پیدا ہونے کی میں نے اُس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے"۔

ناظرین! یہ تکمیل تبلیغ کے عنوان والا اشتہار وہی ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء والا اشتہار ہے۔ دیکھو اُس اشتہار کا نام لیکر کیسی صریح تعیین فرمائی۔ اور مندرجہ بالا عبارت میں کیسا صاف فرمایا کہ پیدا ہونے والا لڑکا (یعنے پسر موعود) جس کا نام اُس کے پیدا ہونے سے پہلے سبز اشتہار میں محمود رکھا گیا تھا ۱۲ر جنوری کو پیدا ہوا۔

پھر حقیقۃ الوحی میں بھی یہ اطلاع موجود ہے چنانچہ صفحہ ۳۶۰ میں فرماتے ہیں۔" ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے **سبز اشتہار** کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے **دوسرا بشیر** دیا جائے گا جس کا دوسرا نام **محمود** ہے وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت **اشتہار سبز** کے صفحہ سات کی **جس کے مطابق** جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام **محمود** رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

یہاں حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ سبز اشتہار کی عبارت **کے مطابق** لڑکا پیدا ہوا۔ اور یہ معلوم ہو کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی بشارت ہے وہ پسر موعود ہی ہے اور دوسرا بشیر اور محمود پسر موعود ہی کے نام ہیں جو اس کے پیدا ہونے سے پہلے بتلائے گئے تھے اور میعاد میں پیدا ہونے والا بھی پسر موعود ہی ہے۔ لہذا دیکھو کہ کیسی صریح

اطلاع پسر موعود کے پیدا ہونے کی دی - اور یہ جو فرمایا کہ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا اور اب سترھویں سال میں ہے یہ تعیین ہے

حقیقۃ الوحی میں ایک اور مقام پر صفحہ ۲۱۷ میں بھی یہی اطلاع ہے فرماتے ہیں "چونتیسواں نشان یہ ہے کہ میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور مخالفوں نے جیسا کہ انکی عادت ہے اس لڑکے کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی تب خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ کے اشتہار میں ہزار ہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا"

دیکھو کیسا صاف فرمایا ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی پیشگوئی شائع کی گئی تھی وہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور ناظرین کو یہ معلوم ہی ہے کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی پیشگوئی تھی وہ پسر موعود ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ پہلے لڑکے (یعنے بشیر اول) کی وفات کے بعد ستر دن کے اندر پیدا ہوا اور اُس کا نام محمود احمد رکھا گیا - یہ تعیین ہے۔

غرض سراج منیر کے علاوہ اِن مذکورہ بالا تین حوالوں سے بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ جناب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ ثانی ہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔ اب جیسا کہ حضرت اقدس سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ کی سطر ۱۱

میں فرماتے ہیں کہ "اے وے لوگو جنھوں نے ظلمت کو دیکھ لیا (یعنی بشیر اول کی وفات کو) حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی"۔ پھر دوبارہ خوشی سے اچھلنے کا مقام ہے کیونکہ اُسوقت تو ہم امید اور یقین کی بنا پر خوشی سے اچھلے تھے اور اب تو ہم نے اس روشنی کو دیکھ ہی لیا۔ !!!

ناظرین! تعیین کی اس پہلی قسم کے متعلق دو باتیں ہیں اول یہ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والا اشتہار جس میں سب سے پہلے پسر موعود کی پیشگوئی تحریر فرمائی گئی ہے اُس کے عنوان میں لکھا ہے کہ "رسالہ سراج منیر مشتمل نشانہائے رب قدیر"۔ پھر اس عنوان کے بعد اس رسالہ کے متعلق کچھ ذکر کرکے اس رسالہ کے چھاپنے کے متعلق ذکر فرمایا ہے۔ پھر اس اشتہار سے تین سال بعد سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۴ سطر ۱۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تا جب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے تب اُس کا مفصّل و مبسوط حال لکھا جائے"۔

اب معلوم ہوا کہ سراج منیر میں جو تعیین فرمائی گئی۔ وہ الہامی طور پر فرمائی گئی۔ پس ثابت ہوا کہ جناب حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح الہامی طور پر پسر موعود ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اشتہار ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس کا بطور تفاؤل صاحبزادہ صاحب ممدوح کا بشیر اور محمود نام رکھنا یہ بھی اس

بات پر دلیل تھی کہ صاحبزادہ صاحب ممدوح ہی پسر موعود ہوں گے کیونکہ بطور تفاول نام رکھنا چونکہ در اصل دعا اور مراد ہوتی ہے لہذا حضرت اقدس کا بطور تفاول نام رکھنے سے یہ دعا اور مراد تھی کہ خدا کرے یہی لڑکا وہ **بشیر** اور **محمود** ہو جس کا سبز اشتہار میں وعدہ ہے۔ اور حضرت اقدس کو اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں یہ الہام ہو چکا تھا کہ "خدا تجھے بکلی کامیاب کریگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا" سو وہ تفاول صحیح ہوا۔

تعیین کی ایک قسم ختم ہوئی اب تعیین کی دوسری قسم لکھی جاتی ہے۔

علامات کے ذریعہ سے تعیین

علامت اول

پسر موعود کی ایک یہ علامت تھی کہ وہ بلا توقف بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا اور درمیان میں کوئی اور پیدا نہ ہوگا۔ جیسا کہ حوالہ جات ذیل سے ظاہر ہے۔

حوالہ اوّل۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کا تتمہ صفحہ ۲ سطر ۳ "ایک اور لڑکا ہونے کا **قریب مدت** تک وعدہ دیا جسکا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولو العزم نکلیگا" یہ اشتہار بشیر اول کی پیدائش سے بعد اور فوت ہونے سے پہلے کا ہے۔ اور پیچھے ثابت ہو چکا ہے کہ اِس عبارت میں جو ایک اور لڑکا ہے یہ پسر موعود ہی ہے۔ اب دیکھو کہ قریب کا لفظ کس پر صادق آتا ہے۔ وہ حضرت خلیفہ ثانی پر ہی صادق آتا ہے کیونکہ حضرت ممدوح ہی بشیر

اول کے قریب ہیں۔ وہی بشیر اول کے بعد پیدا ہوئے دیکھو شجرہ نسب رسالہ ہذا کے آخر میں۔

حوالہ دوم سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ سطر ۷ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اُس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرضِ التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا" اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ بشیر اول کے بعد بشیر ثانی یعنی مصلح موعود نے ہی پیدا ہونا تھا کسی اور نے نہ ہونا تھا۔ اب دیکھو کہ بشیر اول کے فوت ہوتے ہی کون پیدا ہوئے وہ حضرت خلیفہ ثانی ہی ہیں۔

حوالہ سوم۔ اشتہار ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء صفحہ اول سطر ۱۱۔ الہام "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ یہ الہام بشیر اول کی پیدائش سے پہلے کا ہے اس الہام میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ آنے والا یعنی مصلح موعود دوسرا ہے۔

حوالہ چہارم۔ سبز اشتہار صفحہ ۱۶ سطر ۲۔ "جیسا کہ یہ الہام انا ارسلناہ شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شیءٍ تحت قدمیہ یعنی ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں

میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو یہ سب چیزیں اُس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اُسکی موت سے مراد ہے ظہور میں آجائیں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلا کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو اے وے لوگو جنھوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی"
سو جس طرح کہ ظلمت کے بعد روشنی کا ہی ہونا ضروری ہے نہ کسی اور چیز کا اسی طرح بشیر اول کے بعد **مصلح موعود** کا ہی پیدا ہونا ضروری ہے نہ کسی اور کا۔ اب دیکھو کہ بشیر اول کے بعد کون پیدا ہوئے؟ وہ حضرت خلیفہ ثانی ہیں۔

اس بات کی تصدیق میں کہ پسر موعود کی یہ پکّی علامت ہے کہ وہ بلا توقف بشیر اول کے بعد ہوگا خود حضرت اقدس کی تحریر پیش کرتا ہوں۔

سراج منیر صفحہ ۳۱ حاشیہ سطر ۵۔ فرماتے ہیں۔" سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں **بلا توقف** لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔"

اور دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۷۔" تب خدا نے مجھے بشارت دیکر فرمایا کہ اس کے عوض میں **جلد** ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور **ابھی ستّر دن** پہلے لڑکے

کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا"

علامت دوم

اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشتہار محک اخیار و اشرار میں پسر موعود کے لئے نو برس کی میعاد مقرر کی گئی تھی۔ جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے شروع ہوتی ہے اور ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء تک ختم ہوتی ہے۔ سو حضرت خلیفہ ثانی اسی میعاد کے اندر پیدا ہوئے۔

اِس بات کی تصدیق میں کہ خود حضرت اقدس بھی پسر موعود کی میعاد ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے ۲۲ مارچ ۱۸۹۵ء تک سمجھتے تھے۔ حضرت اقدس کی تحریر پیش کرتا ہوں۔

سراج منیر صفحہ ۳۱۔ فرماتے ہیں۔ "وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

علامت سوم

پسر موعود کی ایک علامت سبز اشتہار میں یہ ہے کہ اُس کا نام بشیر اور محمود ہوگا سو نو برس کے اندر جس قدر صاحبزادے پیدا ہوئے اُن میں سے سوائے حضرت خلیفہ ثانی کے اور کسی کا نام محمود نہیں اور حضرت ممدوح کا نام بشیر بھی ہے دیکھو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء جو انکی پیدائش کا اشتہار ہے۔ اس اشتہار میں ان کے تین نام رکھے گئے ہیں بشیر اور محمود اور بشیر الدین محمود اور دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں پسر موعود کا نام محمود احمد بھی بتلایا گیا ہے سو جناب حضرت خلیفہ ثانی بچپن سے بشیر الدّین محمود احمد کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ اور

اب آئندہ اُن کے نام کے ساتھ **فضل** اور **بشیر ثانی** اور **فضل عمر** بھی بڑھانا چاہیئے کیونکہ یہ تینوں نام بھی پسر موعود کے پیدا ہونے سے پہلے سبز اشتہار میں پسر موعود کے بتلائے گئے ہیں۔

علامت چہارم

اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک علامت پسر موعود کی یہ تھی کہ "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا"

آؤ اب دیکھیں کہ چوتھا کون ہے۔ اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں کہ "ابھی تک جو ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰۔ ۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا" یہ اشتہار بشیر اول کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ پھر ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں بشیر اول کے پیدا ہونے کی خبر دیتے ہیں۔ اس کے بعد ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ پس چوتھے فرزند حضرت ممدوح ہوئے۔ (ناموں کے لئے دیکھو شجرۂ نسب رسالہ ہذا کے آخر میں۔) **نوٹ**۔ پسر موعود کے لئے نو برس کی میعاد تھی۔ جس

علامت پنجم

اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ایک علامت یہ ہے کہ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم"۔ ہو اظہر من الشمس ہے۔

علامت ششم

اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ایک علامت یہ تھی کہ "وہ جلد جلد بڑھے گا" اس میں یہ اشارہ ہے کہ چالیس سال تک پہنچنے سے پیشتر لائق

ہو کر جماعت کا امام ہو جائیگا یہاں حضرت خلیفۃ المسیح (خلیفہ اول) کا وہ ارشاد پڑھو جس میں لکھا ہے۔ کہ حضرت خواجہ سلیمان صاحب ۲۲ برس کی عمر میں خلیفہ ہوئے اور یہ بات میںنے تمہیں کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔ دیکھو خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۲۴۵۔ اور جلد جلد بڑھنے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اپنے کاموں میں جلد جلد ترقی کریگا۔

علامت ہفتم

اسی اشتہار میں ہے "کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ" سو چودہ مارچ ۱۹۱۴ء کے خلافت کے واقعہ کو دیکھو۔ پھر مخالفوں کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے ہاتھ کو دیکھو کہ باوجود اس کے کہ انھوں نے سرتوڑ کوشش کی اور انسانی کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا لیکن انکی ایک پیش نہ چلنے دی۔ پھر خوابوں کی کثرت کو دیکھو جو لوگوں کو حضرت صاحبزادہ صاحب کے حق میں آئیں اور آ رہی ہیں گویا آسمان قریب آ گیا ہے۔ لوگوں کے رجوع کو دیکھو۔ قادیان کے بھی کئی ان لوگوں نے بیعت کی جنھوں نے پہلے دو موقعوں پر نہیں کی تھی۔ دلوں کی محبت اور اعتقاد کو دیکھو ایک نئی روح پھونک گئی ہے۔ دلوں کی تبدیلی کو دیکھو۔ ایمان کی ترقی کو دیکھو۔ باہمی اخوت کو دیکھو۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو مسجد مبارک میں حضرت خلیفہ ثانی کی تقریر کو دیکھو۔ اور انشاء اللہ ابھی بہت کچھ دیکھو

علامت ہشتم

پسر موعود کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ عمر پانے والا ہے کیونکہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ پیشگوئی بھی تھی کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے"۔ دیکھو سبز اشتہار صفحہ حاشیہ سطر ۱

۵ اور ماشاء اللہ اب چھبیسویں سال میں ہیں۔ **علامت نہم**۔ پسر موعود کی ایک علامت یہ

[illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی تعیین

اب ذیل میں اس بات کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جو اب خلیفہ ثانی ہیں یہی پسر موعود ہیں۔

۸ر ستمبر ۱۹۱۳ء کی بات ہے یعنی عرصہ قریباً سات آٹھ ماہ کا ہوا کہ میں اپنے مکان پر مجموعۂ اشتہاراتِ حضرت اقدس دیکھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت میاں صاحب ہی پسر موعود ہیں۔ تب میں اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھکر پتہ ملگیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور انکا ادب کرتے ہیں" جب میں نے دیکھا کہ انکا بھی یہی اعتقاد ہے تو مینے مکان پر واپس آکر دو تین دن میں ان تمام دلائل کو جمع کیا اور حضرت میاں صاحب کے پسر موعود ہونے پر چودہ قرائن لکھے۔ چودھواں قرینہ (جو در اصل بڑا بھاری ثبوت ہے لیکن مینے اسوقت قرینہ کا ہی لفظ لکھا تھا) اِس بارے میں تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ اور اُس قرینہ میں مینے پہلے اپنے الفاظ لکھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے مذکورۂ بالا الفاظ لکھے جو میری بات کے جواب میں فرمائے تھے۔ اس کے لکھنے کے بعد مینے مناسب سمجھا کہ

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق ان کے اپنے ہاتھ سے ہو جائے تو بہتر ہے تب میں وہ تحریر جو فلسکیپ کاغذ کے چار ورقوں پر تھی اُن کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ اسکو پڑھ لیجئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے جب قرینہ چہاردہم پر پہنچے تو میں نے عرض کیا کہ حضور نے اُس دن یہ الفاظ فرمائے تھے۔ فرمایا ہاں۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور اپنے ہاتھ سے اپنی تصدیق اسپر کر دیں۔ تب آپ نے اپنے ہاتھ سے اُسپر تصدیق کر دی۔ ذیل میں میری تحریر یعنی قرینہ چہاردہم کا عکس اور اُسپر حضرت خلیفۃ المسیح کی تصدیق کا عکس دیا جاتا ہے اور اصل مضمون جو حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کا پڑھا ہُوا ہے اور جس پر اُن کے اپنے ہاتھ کی قلمی تصدیق ہے میرے پاس محفوظ ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دیکھ لیں۔

عکس دینے سے پہلے ایک بات اور یہاں لکھ دینے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ جب میں یہ تصدیق کروا چکا تو دوسرے دن یعنی ۱۱ ستمبر ۱۹۱۲ء کو شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا کہ " ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا جب مخالفت ہو اسوقت شائع کرنا۔" میں نے عرض کیا بہت بہتر۔

(دوسرے صفحہ پر یعنی صفحہ ۲۸ پر دونوں تحریروں کا عکس ہے۔ واضح ہو کہ چونکہ اصل مضمون چوڑے صفحہ پر ہے اور تصدیق اس کے حاشیہ پر ہے اور بغیر کسی تبدیل وضع اور جگہ اور فاصلہ اور سطر کے دونوں تحریروں کا اُسی طرح ہو بہو عکس دینا ضروری تھا اور اِس رسالہ کا صفحہ چھوٹا ہے لہذا صفحہ کی لمبائی میں عکس دیا گیا۔ حضرت ممدوح نے اپنی تصدیق کا پہلا لفظ وہیں سے (ملا کر) شروع کیا ہے جہاں سے اُنکے اپنے الفاظ شروع ہوتے ہیں

نقل عکس

قرینۂ چہار دہم

اِس تحریر سے دو تین دن پہلے ۸ ستمبر کو میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا کہ مجھے آج حضرت اقدس کے اشتہارات کو پڑھ کر پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں تو جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ "ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں۔"

یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں۔

نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۳

تعیین کی تیسری قسم ختم ہوئی ۔ ذیل میں حسب وعدہ شجرہ نسب دیا جاتا ہے ۔

شجرۂ نسب

پہلی بیوی
- ۱ سلطان احمد
- ۲ فضل احمد

دوسری بیوی
- عصمت (لڑکی)
- ۳ بشیر احمد (بشیر اول)
- ۴ بشیر ۔ محمود ۔ بشیر الدین محمود (بشیر الدین محمود احمد)
- شوکت (لڑکی)
- ۵ بشیر احمد
- ۶ شریف احمد
- مبارکہ (لڑکی)
- ۷ مبارک احمد
- امۃ النصیر (لڑکی)
- امۃ الحفیظ (لڑکی)

رسالہ پسر موعود و مصلح موعود کا

خلاصہ

جن عبارتوں پر خط کھچے ہوئے ہیں یہ حضرت اقدس کے اشتہارات و کتب کے اصل الفاظ ہیں انہیں کوئی لفظ اپنی طرف سے نہیں بڑھایا گیا نہ کوئی لفظ بدلایا گیا۔

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں **ایک لڑکے** کے بارہ میں پیشگوئی ہے۔ اِس اشتہار میں سے چند الہامی جملے جو اس لڑکے کی نسبت ہیں نقل کئے جاتے ہیں۔ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نزل من السّماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ ✤

پھر اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں اِس لڑکے کے لئے نو برس کی میعاد مقرر کیگئی۔ جیسا کہ فرمایا۔ **ایسا لڑکا** بموجب وعدۂ الٰہی ۹۔ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔

✤ پسر موعود کی نسبت ایک یہ الہام بھی ہے۔ اے فخرِ رُسل قربِ تو معلومم شد۔ دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ۔ دیکھو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء و تریاق القلوب صفحہ ۴۲۔ منظور محمد

پھر سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اِس لڑکے کے نام مقرر کئے گئے جیساکہ فرمایا۔ **مصلح موعود** کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا **محمود** اور تیسرا نام اُس کا **بشیر ثانی** بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا ہے۔

اور اِسی سبز اشتہار میں مصلح موعود کی نسبت فرمایا کہ خُدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق **اپنی میعاد کے اندر** ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

پھر تریاق القلوب میں فرمایا۔ سبز رنگ کے اشتہار میں لکھا گیا کہ **اُس پیدا ہونیوالے لڑکے** کا نام **محمود** رکھا جائے گا اور یہ اشتہار لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ جب اس پیشگوئی کی شہرت کامل درجہ پر پہنچ چکی اور کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اِس سے بے خبر ہو **تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے** ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ **محمود پیدا ہوا**۔

اور سراج منیر میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ **وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا**۔ اور اب نویں سال میں ہے۔

حقیقۃ الوحی جو سراج منیر سے آٹھ سال بعد طبع ہوئی اُسمیں فرمایا کہ **سترھویں سال میں ہے**۔

رسالہ کا خلاصہ تمام ہوا

نوٹ - ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۂ ثانی ہی پیدا ہوئے اور سراج منیر کی طبع کے وقت حضرت ممدوح ہی نویں سال میں تھے اور حقیقۃ الوحی کی طبع کے وقت حضور ہی سترھویں سال میں تھے - منظور محمد

ایک مفید اطلاع

عرصہ چودہ پندرہ برس کا ہوا کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا تھا کہ "سبز اشتہار کو اپنے پاس حفاظت سے رکھو"۔ چنانچہ دس بارہ برس ہوئے ہوں گے کہ ایک دفعہ جناب مولوی محمد قاسم علی صاحب نے (جو اب اخبار الحق دہلی کے ایڈیٹر ہیں) مجھ سے ظاہر کیا کہ مجھے اپنے فائل کو مکمل کرنے کے لئے سبز اشتہار اور چند اور اشتہاروں کی ضرورت ہے۔ میں نے دوسرے اشتہار تو اُنہیں دیدیئے لیکن سبز اشتہار کی نسبت میں نے اُنہیں کہا کہ اس کے دینے میں میں بالکل معذور اور مجبور ہوں کیونکہ حضرت اقدسؑ نے مجھے حکم دیا ہوا ہے کہ اِسے میں اپنے پاس رکھوں۔ اِسی وجہ سے سبز اشتہار میں نے اُنہیں نہ دیا۔ اس بات کے گواہ جناب مولوی محمد قاسم علی صاحب ہیں۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ فقط۔ رسالہ تمام ہوا۔ نوٹ۔ مسیح موعود کے اس فخر رسل لڑکے کی خبر حدیث یولد له میں بھی ہے اور حضرت نعمت اللہ شاہ ولی نے بھی لکھا

خاکسار

(پیر) منظور محمد احمدی

(مصنف قاعدہ یسرنا القرآن)

۲۷ مئی ۱۹۱۴ء از قادیان دارالامن والامان